دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

رہبر معظم سے حوزہ علمیہ قم کے ممتاز طلباء ، علماء اور فضلا کی ملاقات - 25 /Oct/ 2010

رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیۃ اللہ العظمی خامنہ ای نے اتوار کی شب حوزۂ علمیۂ قمکے ممتازوبرجستہ اساتذہ ، طلبہ اور فضلا کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ، "علم " کو دینی درسگاہوں اور حوزات علمیہ کی حقیقی شناخت قرار دیا اورحوزۂ علمیہ کی اس شناختکے عملی اقدامات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حوزہ کے اخلاق و تعلیم و تربیت کے نظام ، دشمن کی شناخت اور دیگرشعبوںمیں نئے سوالاتاور نئے شبہاتکے استقبال ، اظہار خیال کی آزادی ، رجعت پسندی سے اجتناب ، علمی خود اعتمادی ، منطقی و عقلی روشسے استفادہکرنے کے بارہ میں چند اہم نکات کی طرف اشارہ کیا ۔

چار گھنٹۂ پر محیط اس ملاقات میں رہبر معظم انقلاب اسلامی نے " علم " کو دینی درسگاہوں اور حوزاتِ علمیہ کا اصلی ستون قراردیتے ہوئے فرمایا: حوزاتِ علمیہ کی بنیاد " علم " پر استوار ہے لہٰذا حوزۂ علمیہ کو " علم محوری " کے اصول پر کاربند رہنا چاہیے ۔

حضرت آیۃ اللہ الظعمی خامنہ ای نے کھلی آغوش اور خندہ پیشانی سے سوالات اور مختلف شبہات کے استقبال کو حوزۂ علمیہ کی علمی شناختکے عملی اقدامات کا حصّہ قرار دیتے ہوئے مزید فرمایا: " علم " نئے نئے سوالات کو جنم دیتا ہے ، علم " سوال و جستجو " ہےلہٰذا علم محور مجموعوں منجملہ حوزۂ علمیہ کو سوال اور شبہہ کا کھلی آغوش سے استقبال کرنا چاہیے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نےطولِ تاریخ میںحوزاتِ علمیہ میں رائج انتہائی سنجیدہ علمی مباحثات اور بحث و جدلکی طرف اشارہ کرتے ہوتےفرمایا:حوزۂ علمیہ کے مختلف شعبوں میں اس سنّت ِ حسنہ کی تقویت ہونا چاہیے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے " سوال "کے خاتمہ کو علم و دانش کے خاتمہکا عامل قراردیتے ہوئے فرمایا: کسی بھی علمی بحث کے بارہ میں سوالکرنے،اسے نئی روش اور اسلوب میں پیش کرنے میں کوئیحرج نہیں ہے ، حتّیٰ اگر وہ چیز جو سوال کے عنوان سے پیش کی جا رہی ہے سراسر غلط بھی ہو تو بھی علمی راہ و روشسے اس کا جواب دینا چاہیے ۔

رہبر معظم انقلاباسلامی نے اظہار خیال و بیان کی آزادی کوحوزۂ علمیہ میں رائج ایک اور سنّت ِ حسنہ سے تعبیر

کیا اور مذکورہ سنّت میں مزیدگہرائی و عمق پیدا کرنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا: اظہار خیال و بیان کی آزادی کسی چیز کے علمی ہونے کا خاصہ ہے ، علمی میدان میں رجعت پسندی اور تحجربالکل بے معنیٰ ہے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نےاس نظریہ کو ایک عظیم بہتان اور الزام تراشی قرار دیاکہ حوزۂ علمیہ میں اظہار رائے کی آزادی اور آزادانہ تنقیدکا ماحول نہیں پایا جاتا ، اس سلسلہ میں آپ نے مزید فرمایا: موجودہ دور میں حوزۂ علمیہ میں فکر و نظر کی آزادیماضی سے کہیں زیادہ ہے لیکن مختلف سطحوں پر اس کی گہرائی و گیرائیپر مزید توجّہدینے کی ضرورت ہے ، تمام شعبوں کے صاحبانِ فکر ونظر اپنی آراء و تجاویز، اپنے خیالات کو آزادانہ طور پر بیان کریں۔

حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای نے خود باوری ، علمی خود اعتمادی کو حوزۂ علمیہ کی علمی شناختکی بقا کے ضروری قرار دیتے ہوئے فرمایا: حوزۂ علمیہ میں علمی نظریات کے تصادم میں " علم " کو سب سے بڑا اور اونچا مقام حاصل ہونا چاہیے ، البتّہ زہد و تقویٰ ، خضوع و خشوعبھی دینیدرسگاہوں کی اصلی شناخت ہےلیکن چونکہ" علم "کوکسوٹی کے معیار پر پرکھا جاسکتا ہے لہٰذا حوزۂ علمیہ میں ان افراد کو سب سے بڑے رتبہ پر فائز ہونا چاہیے جو علمی اعتبار سے دوسروں پر فوقیت رکھتے ہوں ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے حوزہ کے علمی اخلاق کے بارے میں علمی انصاف و علمی و تحقیقی کاموں میں کاوش و محنت پر زور دیتے ہوئے فرمایا: حوزۂ علمیہ کے اساتذہ کو اپنی تمام تر فکری صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہیے تاکہ وہ نئے نئے علمی نظریّات کی داغ بیل ڈال سکیں اور حوزۂ علمیہجدید تعلیمی نظام کے منفی اثرات سے محفوظ رہ سکے ۔

رہبر معظّم انقلاب اسلامی نے قومی اور بیرونِ ملککے علمیمعاشرہ سے حوزۂ علمیہ کے فعّالوسرگرم رابطہ کوحوزہ کی علمیبنیاد کے استحکامکے لئے ضروری قرار دیتے ہوئےفرمایا: حوزۂ علمیہ قم کو مختلف یونیورسٹیوں، ملکاور بیرونِ ملک کے دیگر حوزوں سے باقاعدہ رابطہ رکھنا چاہیے ، اس دور کے پیشرفتہ وسائلاس رابطہمیں تیزی اور آسانی پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں ۔

حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای نے غیر علمی طریقوں سے مخالف نظریات و آراء کیسرکوبی کی ممانعت کو حوزۂ علمیہ کی ایک دوسری حسین سنّت قرار دیتے ہوئےفرمایا: حوزۂ علمیہ میں مخالف آراء و نظریاتکو باطل کرنے کے لئے غیر علمیطریقوں سے استفادہ نہ کیا جائے ۔

موصوف نے عقلی استدلالکو حوزۂ علمیہکی علمی روش کی بنیاد قرار دیا اور تکفیر (کفر کے فتووں)کو غیرعلمی روش قرار دیتے ہوئے فرمایا: غلط افکار و نظریاتکا بھی علمی استدلال کے ذریعہ منہ توڑ جواب دیجئے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نےتحقیق و تدبّر پر مبنی تعلیم کو حوزۂ علمیہ کی علمی ماہیت و حقیقت کے لئےضروری قرار دیتے ہوئےفرمایا: حوزۂ علمیہ کے اساتذہ کو ابتدائی تعلیمی دور سے ہی طلبہ میں مطالعہ ، غوروفکر اور تحقیق کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے مختلف علوم منجملہ فلسفہ میں حوزۂ علمیہ کی " تحقیق محوری" کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا : علم فقہ اگر چہ حوزۂ علمیہ کی ریڑھ کی ہڈّی ہے لیکن ترجیحات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے تفسیر قرآن ، تبلیغی فنون اور انسانی علوم جیسے دیگر شعبوں میں بھی ماہر افراد کی تربیت کی جانی چاہیے ۔

رہبرمعظم انقلاب اسلامی نے علم کے فروغ میںجدید ٹیکنالوجیکے استعمال پر زور دیا اور اخلاق و تربیت کے نظام کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: حوزۂ علمیہ کو اپنی سرحدوں کے باہر کے وسیع میدان بالخصوص ملک کے تعلیمی و تربیتی نظام میں زیادہمؤثر و فعّال کردار ادا کرنا چاہیے۔

موصوف نے اس مقصد کے حصول کو " تعلیم و تربیت اور اخلاق " کے میدان میں ماہر افراد کی تربیت کا مرہون منّت قرار دیا اور حوزۂ علمیہ کے ذمّہ داروں کو نصیحت کی کہ وہ اس ضرورت پر خصوصی توجّہ دیں۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ملک کے اندر اور باہر رائے عامّہ پر اثرانداز ہونے والے نئے نئے وسائل اور ان کے ذریعہ شبہات اور سوالوں کی بے پناہ یلغار کی جانب اشارہ کرتے ہوئے حوزۂ علمیہ کی سنگین ذمّہ داریوں کی طرف توجّہ دلائی اور اس سلسلہ میں حوزۂ علمیہ میں نئے شعبوں کے قیام پر زور دیاجس کے لئے منصوبہ بندیکی جائے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے علم دینکےحصولکے خواہاں بااستعداد مزید افراد کو حوزہ کی طرف راغب کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور اس سلسلہ میں حوزہ علمیہ میں انجام پانے والے مثبت اور اہم اقدامات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: حوزہ کی موجودہ لائق اور سنجیدہ انتظامیہ جسے مراجع عظام کی تائید و حمایت بھی حاصل ہے ،ان اقداماتکی انجام دہیمیں اس کی تاثیرسراسر واضح و آشکار ہے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے حوزہ کی اعلیٰ کونسل اور حوزہ کی انتظامیہکوکمزور کرنے سے اجتناب پر زور دیتے ہوئے فرمایا: سبھی کو ہوشیار رہنا چاہیے کہ "جامعۂ مدرّسین" جیسے دیرینہ ادارے کمزور نہ ہوں ۔

حضرت آیۃ اللہ العظمی خامنہ ای نے عالمی سامراج بالخصوص امریکہ و صیہونزم کی جانب سےدینداری کے فروغ کے بارے میں دشمنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: صیہونزم کے عالمی نیٹ ورککےذریعہپیغمبر اسلام (ص) کے تصویری خاکے اور قرآن سوزیجسیی مذموم اور توہین آمیز سازشیں اور ناپاک حرکتیں ، اسلام دشمن عناصر کی خباثت کی علامت ہیں ، ہمیں انہیں کم نہیں سمجھناچاہیے ۔

یہ فطری بات ہے کہ حوزۂ علمیہ ان مذموم و شرمناک حرکتوں کے مقابلہ میں خاموش نہیں رہ سکتا وہ پوری ہوشیاری کے ساتھ سامراجی طاقتوں کے ناپاک عزائمکے خلاف اپنا موقف واضح کرتا ہے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے دشمن کی شناخت اور اس کے راستہ پر چلنے سے اجتناب کو ضروری قرار دیتے ہوئےفرمایا: پوری قوم منجملہ اہل حوزہ کو ہمیشہ ہی اس بات سے ہوشیار رہنا چاہیے ، انہیں دشمن کے من پسند راستہ میںکوئی چھوٹا سا قدم بھی نہیں اٹھانا چاہیے اور نہ بیان کے حق میں کوئی بات کہنا چاہیے ۔

حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای نے اپنی گفتگو کے ایک دوسرے حصّہ میں ، معنویّت ، توسّل ، گریہ و زاری تقویٰ اور دنیوی زرق برق سے بے رغبتی کو حوزہ کی اصل و اساس قرار دیا اور فرمایا: اگر علمی ، منطقی اور عقلی امور کی پیشرفت کے تمام وسائل فراہم ہوں لیکن اخلاقی و معنوی امور کی طرف رجحان نہ پایا جاتا ہو تو یہ امور اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکیں گے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے حوزۂ علمیہ کے بزرگاور روشن ضمیر اساتذہ منجملہ امام خمینی (رہ) کی علمی سیرت اور اخلاق و معنویت کی طرف ان کی عملی دعوت اور نصیحت کیطرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جوان کا دل نصیحت کو قبول کرنے اور معنویّت کے اعلیٰمراتب کو طے کرنےکے لئے سازگار ہوا کرتا ہےاور ہمیں اس سازگار ماحول سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے ، اپنے قول و فعل سے طلاب کو اخروی امور میں غور و فکرنیز خالصانہ نیت کے سا تھ حصول علمکی دعوت دینا چاہیے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے حوزۂ علمیہ کے ممتاز اساتذہ و طلاّب سے ملاقات و گفتگو کو ایک یادگار، مفید اور

لذت بخش لمحہ قرار دیتے ہوئےفرمایا: حوزہ کے فضلا کی ساری باتیں ، ان کی تمام آراء و تجاویز انتہائی سنجیدہ اور دلچسپ تھیں۔

حضرت آیۃ اللہ العظمی خامنہ ای نے مزید فرمایا: ان منصوبوں اور تجاویز میں موجودہ حالات اور حقائق کو بھی مدّ نظر رکھنا چاہیے تا کہ انہیں عملی جامہ پہنایا جاسکے ، یہ اچھی اور مفید باتیں صرف ایک آرزو کی حد تکباقی نہ رہیں۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نےبعض اساتذہ کی طرف سے حوزہ کے جامع علمی منصوبہ کی تدوینکی تجویزکو سراہتے ہوئے فرمایا:اگر اس مشکل اور پیچیدہ کام کے مقدّمات فراہم ہو جائیں تو اس سے بلند مدّتکی منصوبہ بندی بھی امکان پذیر ہو جائے گی ، اس کے علاوہ کم مدّت اہداف و مقاصد اور منصوبوں کابھی سنجیدگی سےتعاقب کیا جاسکتا ہے ۔

رہبر معظّم انقلاب اسلامی نے حاضرینِ جلسہ میں سے ایک استاد کی جانب سے انسانی علوم کے بارہ میںپیش کئے گئے خیالاتکی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: انسانی علوم ، لازم و ضروری علوم ہیں لیکن انہیں اسلامی نظریۂ حیات پر استوار ہونا چاہیے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے تاکید کرتے ہوئےفرمایا: حوزۂ علمیہ کو رائج انسانی علومسے واقفیت و آشنائی کے ساتھ اسلامی نظریۂ حیات پر مبنی انسانی علوم کو مدوّن و مرتّب کرنا چاہیے ۔

اس ملاقات کے آغاز پرحوزۂ علمیہ قم ا ور یونیورسٹی کے مندرجہ ذیل بارہ اساتذہ ، فضلا اور طلبہ نے فقہی، علمی ، فلسفی ، اجتماعی ،ثقافتی اور دیگر مسائل پر اپنے خیالات پیش کئے :

عبد الحسین خسرو پناہ

محمد رضا زیبائی نژاد

محمد مهدی شب زنده دار

هادی صادقی

علی صبّوحی طسوجی

محمّد جعفر علمی

ابوالقاسم علی دوست

غلامرضا فیّاضی

محمد فتحعلی خانی

عبّاس کعبی

محمد مهدی مهندسی

احمد مبلّغی

مذکورہ حضرات نے اپنی گفتگو میں مندرجہ ذیلآراء و تجاویز پیش کیں:

۔ حوزۂ علمیہ کے جامع علمی و تحقیقی منصوبہ کی تدوینکی ضرورت

۔ حوزہ علمیہ میں عقلی علوماور ان کی مدیریتپر خصوصی توجّہ

۔ اسلامی حکمت (فلسفہ و کلام) کی تدریس کے لئے ایک مدرسہ کا قیام

۔ فقہ اور انسانی علوم کے فلسفہ کی نہجپردیگرعلوم و امورکے فلسفہ کے بارے میں مختلف مدارس کا قیام

۔حوزۂ علمیہ کی مختلف سطوح پر معنوی و اخلاقیامور کی حفاظتاور تقویتکی اہمیت

۔حوزہ کے اعلیٰ دروس میں تحقیق کو محور و اساس قرار دینا

۔ حوزۂ علمیہ میں قرآن اور تفسیرکےمقام پر نظر ثانی

۔ حوزہ علمیہ میں جدید ٹیکنالوجی اور T.I کے استعمال پر نظر ثانی ، اس کے ساتھ ساتھ علم کی پیداوار پر مکمّل توجّہ

ـسطحی نظام کے بجائے جامع اور ہمہ گیرنظامپر توجہ

ـجدید تعلیمی ٹیکنالوجی کے پیش نظرحوزہ کے موجودہ تعلیمی نظام کی اصلاح

ـملک کے دیگر علمی مراکزبالخصوص دیگر مقامات کی دینی درسگاہوں سے حوزۂ علمیہ قمکے نیٹ ورک کی تقویت

حوزہ میں نقادی اورمباحثہکی فضا میں مزید وسعت و فروغ

ـ جدید ٹیکنالوجی اور پیشرفتہ وسائل کے ذریعہ ثقافت کے فروغ کے لئے بھر پور استفادہ کرنے پر تاکید

دین کے خالص حقائق کی ترویج و اشاعت میں ہنر کو دنیاکی ایک حسین ، گویا اور یادگار زبان کے طور پر استعمال کرنا

ـحوزۂ علمیہ کے جامع علمی منصوبہ کی تدوین

ـ انسانی حقوق، خواتین اور ان جیسے دیگر عالمی مسائل کے بارہ میں اسلام کا نقطۂ نظربیان کرنے کے لئے ایک سینٹر کا قیام

ـفقہی استنباط میں عصریتقاضوں کو مدّ نظررکھنے پر تاکید

ـمدیریت کے میدان میں جوان ، توانا اساتذہ کو موقع فراہم کرنا

ـاسلامی اصولپر استوار انسانی علوم کی تدوین

ـ تبلیغ کے امور کی تنظیم کے لئے آئین نامہ کی تدوین

ـعالم اسلام کے ممتاز و برجستہ ماہرین کے نیٹ ورک سے حوزۂ علمیہکا مسلسل اور مضبوط رابطہ

ـدنیا کے مختلف مذاہب و مکاتبسےقریبی رابطہ کے لئے تحقیق

ـمخاطبین کی ضرورت کے مطابق جدید تبلیغی نظامکا قیام

ـ حوزہ میں تغییر و تحوّل کے لئے استاد کے ارتقائی کردار پرتاکید

ـ رفتار و کردار اور فکر و شعور میں عالمی سطح پر توجہ